عالمی بینک کے جنوبی ایشیاء کے نائب صدر،

پرافل پٹیل کا

پاکستان ڈویلپمنٹ فورم سے خطاب

۲۵اپریل، ۲۰۰۷

وزیرِ اعظم شوکت عزیز

اراکینِ کیبینٹ

PDF کے مندوبین

اور خواتین و حضرات!

پاکستان ڈویلپمنٹ فورم (PDF) سے خطاب میرے لیے ہمیشہ ایک اعزاز کی بات رہی ہے۔ یہ میرا لگاتار چوتھا PDF ہے اور یہ دیکھ کر مجھے خوشی ہے کہ ہر سال اس میں بہتری آئی ہے۔

اس سال PDF کے لیے تیاری کے دوران میں نے اپنی گزشتہ تین سالوں کی تقاریر کا جائزہ لیا اور دلچسپ بات یہ ہے کہ ہر سال ایک ہی جیسے مسائل پر توجہ مرکوز رہی ہے۔ جس نے مجھے سوچنے پر مجبور کیا کہ آیا پاکستان ویسی ترقی کر بھی رہا ہے جیسا کہ ہم اس سے امید کرتے ہیں۔ اور آبادی میں اضافہ کے رجحان میں کمی کے فوائد کے تناظر میں، کیا پاکستان نے نوجوان پیداواری طبقہ کو نوکریاں اور روزگار فراہم کرنے میں متوازن کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے؟ سب سے اہم بات یہ کہ کیا پاکستان مستقبل میں غربت گھٹانے کے عمل کو یقینی بنا سکتا ہے؟

میکرو اکنامک فریم ورک:

میں غربت میں کمی کے مسئلہ کی طرف پھر آؤں گا، مگر پہلے میں کچھ اور اہم اور توجہ طلب مسائل کا تذکرہ کرنا چاہوں گا۔ سب سے پہلا میکرو اکنامک فریم ورک ہے۔ میکرو اکنامک فریم ورک وہ بنیاد ہے جس کے باعث پاکستان ترقی کرے گا اور سرمایہ کاری کے لیے موزوں مواقع فراہم کرے گا۔ یہی وہ بنیاد ہے جس پر معیشت پھیلے گی اور مزید مسابقتی بن جائے گی۔

اس سلسلے میں پاکستان نے جو ترقی کی ہے وہ سب ہی جانتے ہیں:

☆ معاشی پیداوار میں پچھلے تین سالوں میں تیزی آئی ہے

☆ سرمایہ کاری کی شرح میں اضافہ ہوا ہے،

☆ معیشت بحال ہوتی نظر آئی ہے، جس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ اس نے دو بیرونی صدمات کو برداشت کیا ہے، جو کہ اکتوبر ۲۰۰۵ کا زلزلہ اور تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافہ ہے۔

گو کہ اب بھی کرنٹ اکاؤنٹ کے خسارے اور مسابقتوں کی مَد میں کچھ کمزوریاں باقی ہیں، **مگر ہم اعتماد کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ پاکستان میکرو اکنامک میدان میں ترقی کر رہا ہے۔ مگر ہمیں اس ترقی کو برقرار رکھنے کی اہمیت پر بھی زور دینا چاہیے کیونکہ میکرو اکنامک پائیداری پاکستان کی پیداوار میں اضافے اور غربت گھٹانے کے موجودہ مقاصد میں اہم بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔**

انفراسٹرکچر:

ماضی میں میں نے **انفراسٹرکچر** پر بھی توجہ دی ہے اور پاکستان میں گزشتہ چند سالوں میں کی گئی اصلاحات کے خوشگوار نتائج سامنے آنا بھی شروع ہو گئے ہیں۔ پاکستان میں کاروبار شروع کرنے سے متعلق اخراجات (doing business in Pakistan) میں کمی آ رہی ہے، اور بین الاقوامی سرمایہ کاروں کو پاکستان، صنعت اور تجارت کے لیے زرخیز نظر آ رہا ہے۔ لیکن بہت سے شعبوں میں عالمی معیار کے انفراسٹرکچر کی کمی اب بھی ایک اہم مسئلہ ہے۔ خوش قسمتی سے وزیرِ اعظم اور ان کی حکومت جوش و خروش کے ساتھ انفراسٹرکچر میں بہتری لانے کے لیے مصروفِ عمل ہیں۔ اور ہمیں فخر ہے کہ ہم اس کام میں حکومت کے شریک ہیں۔

نیشنل ٹریڈ کوریڈور امپروومنٹ پروگرام (NTCIP) اس کی ایک مثال ہے۔ یہ بندرگاہوں، سڑکوں، ریلوں، اور خصوصاً، اداراتی اور پالیسی سے متعلق اصلاحات کی جانب ایک جامع رویہ ہے۔ اس کے ساتھ ہی ہمیں زلزلہ زدہ علاقوں میں انفراسٹرکچر کی تعمیرِ نو کا تسلسل، گوادر پورٹ کی تیز رفتار ترقی اور پاکستان کے بڑے شہروں کو مزید رہنے کے قابل بنانے سے متعلق کی جانے والی کوششیں بھی نظر آتی ہیں۔ بجلی کے شعبے میں چیلنجوں سے نمٹنے کے سلسلے میں بھی ایک نیا عزم نظر آتا ہے۔ واپڈا کی تقسیم کے عمل کو مکمل کرنے کے سلسلے میں لیے جانے والے حالیہ اقدامات سے بجلی کے شعبے میں موجود چیلنجوں سے نمٹنے کے سلسلے میں بھی حکومت کی طرف سے ایک نیا عزم نظر آتا ہے۔

لہٰذا گو کہ اب بھی کئی چیلنجوں کا سامنا ہے، مگر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہاں، **پاکستان انفراسٹرکچر کے شعبے میں ترقی کر رہا ہے!**

پانی:

تیسرا نقطہ جس پر گزشتہ تین سالوں سے میں توجہ دے رہا ہوں وہ پانی کا شعبہ ہے۔ یہ بات تو صاف ہے کہ پاکستان کو، اپنے پڑوسی ممالک کی طرح، واٹر مینجمنٹ میں سرمایہ کاری کرنا ہوگی۔ اس سلسلے میں مجھے خوشی ہے کہ عالمی بینک اس شعبہ میں پاکستان کے ساتھ شریکِ عمل ہے۔ پاکستان میں پانی سے متعلق انفراسٹرکچر میں شراکت اور سرمایہ کاری کی پچاس سالہ روایت کی بنیاد پر، عالمی بینک اور حکومتِ پاکستان کے درمیان ایک جامع گفتگو کا آغاز ہوا ہے، جس میں پانی کے شعبے میں خاطر خواہ ترقی کو یقینی بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ نہ صرف ڈیم بلکہ پانی، آبپاشی، اور دیگر زراعتی منصوبہ جو ماحول، سرمایہ کاری کے سماجی اثرات، مقامی آبادیوں اور لوگوں کی آراء کا مناسب خیال رکھتے ہوئے تشکیل دیے جائیں گے۔

جو کوئی بھی پاکستان میں پانی کے مسائل سے واقف ہے وہ اس سے جڑی مشکلات کو بھی جانتا ہے، نہ صرف تکنیکی نقطۂ نظر سے بلکہ سیاسی معاشیات کے زاویہ سے بھی، جو کے زیادہ اہمیت کی حامل ہیں۔ اداروں میں سرمایہ کاری، اعتماد کی بحالی اور صوبوں کے درمیان مساوات کی یقین دہانی کے سلسلے میں نمایاں کوششیں بہتر نتائج سامنے لائیں گی۔

پانی کے شعبے میں تیزی سے بڑھتے ہوئے تقاضوں اور مسابقت کے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے انڈس رِور سسٹم کے نظم و نسق میں بہتری ناگزیر ہے۔ پانی کے انفراسٹرکچر میں نئی اور اہم سرمایہ کاریوں کے لیے حکومت نے جس عزم کا مظاہرہ کیا ہے اس سے اس بات کا موقع ملا ہے کہ ٹھوس اقدام کے ذریعے اس شعبے میں تنزلی کے عمل کا رُخ تیزی سے بدل دیا جائے۔

لہٰذا، **میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ پاکستان پانی کے ایجنڈا پر بھی ترقی کر رہا ہے!**

افراد پر سرمایہ کاری:

اب میں ان شعبوں کی طرف آتا ہوں جن پر گزشتہ سالوں سے زور دیا جا رہا ہے۔ اور اس سے آبادی میں اضافہ کے رجحان میں کمی کے فوائد کے اصل مرکز کا پتہ چلتا ہے۔ **افراد پر سرمایہ کاری۔۔۔ خصوصاً ان افراد پر جو آبادی میں اضافہ کے رجحان میں گھرے ہوئے ہیں۔**

پاکستان کے ہر دورے کے دوران میں نے دور دراز کے کسی ایک علاقے کا دورہ کیا ہے اور یہ دیکھا ہے کہ انتہائی غربت کے شکار لوگ گزر بسر کیسے کرتے ہیں۔ یہ بھی پاکستانی ہیں جو اڈالر یومیہ سے بھی کم میں زندگی گزارتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو جاننا چاہتے ہیں کہ کرنٹ اکاؤنٹ کے خسارے کے بہترین نظام یا بندرگاہوں اور ڈیموں پر ہونے والی سرمایہ کاری سے انہیں کیا فائدہ پہنچا ہے۔ یہ پاکستان کے وہ شہری ہیں جو یومیہ اجرت پر زندگی گزارنے کی شدید جدوجہد میں مصروف ہیں اور انہیں میکرو اور مائکرو کے درمیان تعلق کے فوائد کو جاننا ہے۔

پچھلے سال میں نے تجویز پیش کی تھی کہ PDF کو کسی دیہات میں منعقد کرنا چاہیے تاکہ اصل حقائق کی روشنی میں ہم ایک متوازن جائزہ تیار کرسکیں۔ یہ اب بھی میرے نزدیک ایک اچھا خیال ہے۔
کل میں نے پورا دن کیٹی بندر میں گزارا، جو سندھ کے ضلع ٹھٹھہ کا ایک خستہ حال ساحلی دیہات ہے۔ ہمیں فخر ہے کہ ہم اس مقامی آبادی کی ترقی میں پاکستان پوورٹی ایلیویئیشن فنڈ (PPAF) کے تحت مصروفِ عمل ہیں۔ ہم نے آغا خان ڈویلپمنٹ فاؤنڈیشن کی جانب سے دی جانے والی شاندار ترغیبات بھی دیکھیں۔

سندھ کے ساحلی علاقے کے لوگوں کا شمار ملک کے غریب ترین لوگوں میں ہوتا ہے۔ کیٹی بندر کے لوگوں کو سمندر میں کی جانے والی ناجائز تجاوزات کے باعث تین مرتبہ نقل مکانی کرنی پڑی ہے؛ ان کے دیہات کے گرد اُگنے والے آبی پودے (مینگر ووز) اب مکمل طور پر ختم ہوچکے ہیں؛ اور چاول کے سرسبز کھیت جو کبھی یہاں لہلاتے تھے اب محض ایک قصۂ پارینہ بن چکے ہیں۔

مگر اس کے باوجود یہاں کے رہنے والے پُر اُمید ہیں۔ وہ پر امید ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی ترقی کے خود ذمہ دار ہیں اور اہم بات یہ کہ خواتین ان کے ساتھ برابر کی شریک ہیں۔ میں دیہات کی سطح پر ہونے والی اس ترقی کا گواہ ہوں۔ وہ اپنی مقامی آبادی پر سرمایہ کاری کر رہے ہیں۔ یعنی بہتر اسکولوں، نکاسیٔ آب، صحت کی سہولیات، اور پانی کی فراہمی کے زریعے خود اپنے اوپر سرمایہ کاری کرتے ہیں۔
یہ کیٹی بندر کے لوگوں جیسے پُرعزم افراد ہی ہیں جن کی وجہ سے میں پُر امید ہوں۔ میں پُر امید ہوں کیونکہ پاکستان میں غربت گھٹانے کے سلسلے میں ترقی ہوئی ہے۔۔۔ مگر یہ وہ شعبہ ہے جس میں اب بھی سب سے بڑے چیلنجوں کا سامنا ہے۔

اور یہاں میں آپ کو ایک چیلنج پیش کرتا ہوں۔ پاکستان کو میرا چیلنج یہ ہے کہ ۲۰۱۵ تک اس انتہائی غربت کو ختم کر دیا جائے۔ اور یہ ممکن ہے۔

پاکستان کی غربت گھٹانے کی حکمتِ عملی سماجی خدمات اور اور سماجی تحفظ کے نظام میں بہتری کے ساتھ ساتھ وسیع البنیاد تیز رفتار پیداوار پر بھی زور دیتی ہے۔ حکومت نے اس حکمتِ عملی پر عمل درآمد کے لیے ایک مضبوط ارادے کا مظاہرہ کیا ہے اور ترقی کی رفتار کا ایک مستقل ریکارڈ قائم کیا ہے جس کے لیے وہ بجا طور پر فخر کرسکتی ہے۔

حال ہی میں ہونے والے خاندانوں سے متعلق سروے سے پتہ چلا ہے کہ ۲۰۰۰/۰۱ اور ۲۰۰۴/۰۵ کے دوران آبادی میں غربت کے رجحان میں کمی واقع ہوئی ہے۔ قابلِ توجہ بات یہ ہے، کہ یہ کمی دیہی علاقوں میں سب سے زیادہ ہے۔

لہٰذا یہ بات واضح ہے کہ اصل چیلنج اب یہ ہے کہ اس رجحان کو برقرار رکھا جائے۔ غربت میں کمی کے رجحان کو برقرار رکھنے اور انتہائی غربت کو ختم کرنے کے لیے بھی، ضرورت اس بات کی ہے کہ پیداوار میں غرباء کی شمولیت کو یقینی بنانے کے لیے نمایاں کوششیں کی جائیں اور اس بات کو بھی یقینی بنایا جائے کہ وہ اس سے مستفید بھی ہو رہے ہیں۔ اس سلسلے میں کلیدی بات یہ ہے کہ سماجی نقل وحرکت، تعلیم، اور سماجی صحت پر سرمایہ کاری کر کے غرباء کی استعداد میں اضافہ کیا جائے۔

غربت گھٹانے میں ممکنہ رجحان کو بڑھانے کی راہ میں ایک دوسرا چیلنج اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ ترقی کے فوائد آبادی کی ہر سطح پر یکساں پہنچے۔ یہاں غریب ترین افراد کے درمیان روزگار کے مواقع پیدا کرنا ایک ترجیح ہے، خصوصاً دیہی علاقوں کے غرباء کے لیے۔ پاکستان کے مستقبل کے لیے ضروری ہے کہ ایسی مستقل ترقی پر توجہ دی جائے جس کا فائدہ دیہی علاقوں کے غرباء تک پہنچے۔ بصورتِ دیگر، انتہا درجہ کی عدم مساوات کو راہ ملے گی اور ترقی کے فوائد چند افراد تک محدود ہو جائیں گے، جبکہ دیہی علاقے غربت کے گڑھ ہوں گے اور بے ہنر اور ناتجربہ کار افراد کی شہروں کی جانب ہجرت میں اضافہ ہوگا جس سے روزگار اور سماجی خدمات کی فراہمی اور زیادہ مشکل ہو جائیں گی۔

میں جانتا ہوں کہ ان میں سے بہت سے مسائل پر اگلے دو دنوں میں PDF کے دوران گفتگو ہوگی۔ اور میں پراعتماد ہوں کہ پاکستان میرے دیے ہوئے چیلنج کو قبول کرے گا۔ بدترین قسم کی غربت بھی ۲۰۱۵ تک ختم ہو سکتی ہے۔ عالمی بینک اس جنگ میں بدستور ایک اہم ساتھی رہے گا۔ اور یہ محض کیٹی بندر کے دیہاتیوں کے مستقبل کے لیے ہی نہیں ہوگا، بلکہ ان سو ملین نوجوانوں کے مستقبل کے لیے جن پر پاکستان کے مستقبل کا انحصار ہے۔

شکریہ!